بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللهِ ، وَ اَلْحَمْدُ للهِ ، وَالْصَّلاَةُ وَالْسّلاَمُ عَلٰي رَسُوْلِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاَه، أَمَّا بَعْدُ:

125:رمضان کے بعد ابھی رمضان کا اجر باقی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

﴿قُلۡ اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُكِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ﴾(الانعام:162)

اور نبی رحمت صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وآلهِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں:''ذَهَبَ الظَّمأُ،وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ،وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ''۔

آج کے خطبے کا موضوع ہے کہ رمضان کے بعد ابھی رمضان کا اجر باقی ہے۔

رمضان کا مہینہ تو چلا گیا لیکن کیا رمضان اپنے ساتھ ہر خیر کو لے گیا؟رمضان کے جانے کے بعد رمضان سے ہمیں کیا ملا اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا دیا؟مومن کے ایمان کا کیا تقاضہ ہے؟ کہ جب اللہ تعالیٰ اسے کسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے اور اس عبادت کے اندر بہت سارے خیر ومنفعت کا ساز وسامان بھی شامل کر دے تو مومن کے ایمان کا کیا تقاضہ ہے کہ اس عبادت کے گزر جانے کے بعد کو بھول جانا چاہیے اس خیر کو بھول جانا چاہیے اللہ تعالیٰ کے اس احسان کو نظر انداز کرنا چاہیے یا اس کے بر عکس مومن کے ایمان کا یہ تقاضہ ہے کہ وہ اپنے ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور اپنے ربّ کی فرماں برداری میں ہمیشہ کوشش کرتا رہے یہاں تک کہ جب تک اس کا ربّ اس سے راضی نہیں ہو جاتا؟

ہر عبادت کا اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی اجر وثواب رکھا ہے یہ ہم سب جانتے ہیں۔جتنی عبادات ہم لوگ کرتے ہیں ہر عبادت کے لیے اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی اجر وثواب مقرر کر رکھا ہے لیکن یہ اجر و ثواب برابر نہیں ہے۔ہر عبادت میں تکلیف بھی ہے تھوڑی سی مشقت بھی ہے لیکن یہ تکلیف اور مشقت یہ عبادت کے بعد فوراً دور ہو جاتی ہے اور اس عبادت کا اثر باقی رہتا ہے چاہے کوئی بھی عبادت ہو۔تو رمضان کے جانے کے بعد اب ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ہمارے اوپر رمضان کا اثر کیا ہے؟ابھی چند دن گزرے ہیں رمضان المبارک کے مہینے میں ہم لوگ کیسے تھے اور آج چند دنوں کے بعد ہم لوگ کیسے ہیں اور کل چند دنوں کے بعد یا چند مہینوں کے بعد ہم کیسے ہوں گے؟رمضان کے مہینے کے گزر جانے کے بعد یہ نہ سمجھیں کہ خیر کے دروازے بند ہو چکے ہیں،پہلی بات تو یہ ہے کیوں کہ مومن کی ساری زندگی عبادت کی بنیاد پر ہی قائم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٦٢﴾ لَا شَرِيكَ لَهُ ۖ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾(الانعام:162-163)

(اے میرے پیارے پیغمبر ﷺ! ان کو کہہ دیں بے شک میری نماز﴿صَلَاتِي﴾(اور عام مفہوم میں دعا))﴿وَنُسُكِي﴾(میری قربانی)اور عام الفاظوں میں عام معنی میں عبادت))۔میری نماز میری دعا، میری قربانی میری ساری عبادات کس کے لیے ہیں ؟﴿وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي﴾(میرا جینا میرا مرنا)۔کس کے لیے ہے ؟(اے میرے پیارے پیغمبر ﷺ! ان کو کہہ دیں﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾(ایک اللہ ربّ العالمین جو سب جہانوں کا مالک ہے اسی کے لیے ہے)۔

تو مومن کو تو خوش ہونا چاہیے کہ اگر ایک خیر چلا گیا تو اس کی ساری زندگی خیر ہی کی بنیاد پر قائم ہے۔

دوسری بنیادی بات یہ ہے کہ ہر عبادت کے ساتھ یہ تین چیزیں جڑی ہوئی ہیں اور یہی عبادت کا اثر ہے:

1۔جو تکلیف اور مشقت عبادت کی تھی وہ عبادت کے فوراً بعد ختم ہو جاتی ہے۔

2۔جو دنیاوی فائدہ اس عبادت میں موجود ہے اللہ تعالیٰ وہ اسے عطا فرماتا ہے۔

3۔جو آخرت میں اجر و ثواب ہے اللہ تعالیٰ اسے وہ بھی عطا فرماتا ہے وہ باقی رہتا ہے۔اس لیے جب ہم روزہ افطار کرتے تھے تو مسنون دعا یہ پڑھتے تھے ہم لوگ "ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ"۔

"ذَهَبَ الظَّمَأُ"(اور پیاس جاتی رہی)

"وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ"(اور رگیں تر ہو گئیں)

"وَثَبَتَ الْأَجْرُ"(اور اجر ثابت ہو گیا)

"إِنْ شَاءَ اللَّهُ"(اگر اللہ نے چاہا تو)۔

تو یہ تین چیزیں ہیں ہر عبادت کے ساتھ۔خاص ہم یہ دعا پڑھتے تھے افطاری کے وقت لیکن یہ تین چیزیں اگر آپ غور کریں تو ہر عبادت کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔

عبادت کے گزر جانے کے بعد عبادت کی تکلیف اور مشقت فوراً ختم ہو جاتی ہے "ذَهَبَ الظَّمَأُ"۔افطاری کی پیاس جاتی رہی فوراً تو دنیا میں جو اس کا فائدہ تھا وہ فوراً مل جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر عبادات کو مشروع کر کے یا فرض کر کے ہمیں صرف تکلیف اور مشقت نہیں دینا چاہتا وہ الرحمٰن الرحیم ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان عادات سے ہلاک نہیں کرنا چاہتا بلکہ ان عبادات سے اللہ تعالیٰ یا ان عبادات کے بدلے ہمیں دنیا میں سکون اور آخرت میں جنت دینا چاہتا ہے۔ لیکن کیا یہ ہم نے کبھی سوچا ہے؟

روزے کے علاوہ دوسری کوئی عبادت دیکھ لیں نماز دیکھ لیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ تراویح کی نماز ہم نے پڑھی مشقت تو تھی تھوڑی سی، تھوڑی سی تکلیف بھی تھی لیکن نماز کے فوراً بعد وہ تکلیف جاتی رہی اور دل میں سکون محسوس ہوتا ہے اور اس عبادت اور اس نماز کا جو اجر و ثواب آخرت میں ہے وہ باقی رہ گیا ہے اسی لیے نبی کریم ﷺ کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک نماز تھی اور اسی لیے نبی کریم ﷺ جب تھک جاتے تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے "أَرِحْنَا بِهَا يَا بِلَالُ" (اے بلال! اٹھو اذان کا وقت ہو گیا ہے اذان دو، نماز قائم کرو اور اس نماز سے ہمیں راحت دو)۔

تو نماز کے اندر راحت ہے سکون ہے اور یہ راحت اور سکون اللہ تعالیٰ اس بندے کو عطا فرماتا ہے جس نے اس عبادت کو خالصتاً صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے صرف کیا ہے۔ جو لوگ عبادات کرتے ہیں یا لوگوں کے دکھاوے کے لیے اور یا اپنی مرضی سے تو کوئی بھی عبادت ہو اس کی دو شرطیں ہیں:

1۔ اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے۔ اخلاص کا لفظ جتنا آسان ہے کہنا اتنا ہی مشکل ہے اس پر عمل کرنا کیوں کہ اخلاص زبان کا عمل نہیں ہے بلکہ اخلاص کا تعلق دل سے ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ہمارے دل کیسے ہیں۔ یاد رکھیں دل کا تعلق ایمان سے ہوتا ہے اور ایمان کا تعلق دل سے ہوتا ہے جتنا ایمان مضبوط ہوتا ہے دل میں اتنے ہی دل کے دیگر اعمال مضبوط ہوتے ہیں اور جتنا ایمان کمزور ہوتا ہے اتنی ہی دل کی دیگر عبادات کمزور ہوتی ہیں۔

دل کی عبادات میں اخلاص، اخلاص نیت، نیت دل سے کی جاتی ہے اور اخلاص بھی دل سے ہی کیا جاتا ہے۔ محبت، اللہ تعالیٰ سے محبت، اس دین سے محبت، پیارے پیغمبر ﷺ سے محبت، قرآن مجید سے محبت، مومنوں سے محبت دل کا عمل ہے۔ خوف، ڈر، اللہ تعالیٰ سے ڈرنا، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا یہ دل کا عمل ہے۔ امید، اللہ تعالیٰ سے امید کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان عبادات کے بعد ضرور خیر سے نوازے گا اجر و ثواب سے نوازے گا، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نوازے گا۔ امید دل کا عمل ہے، توکل اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حق ہے توکل دل کی عبادت ہے، یقین، یہ ساری کی ساری جو عبادات ہیں یہ دل کی عبادات ہیں اور ان کا تعلق ایمان سے ہے اگر ایمان مضبوط ہے تو یہ عبادات مضبوط ہیں اور اگر ایمان کمزور ہے تو یہ عبادات بھی کمزور ہیں۔

میں کتنا مخلص ہوں میں زبان سے نہیں کہہ سکتا بلکہ میرے اندر جتنا ایمان ہے میرے دل کے اندر جتنا ایمان ہے وہ متعین کرتا ہے کہ میں کتنا مخلص ہوں۔اس لیے آپ ذرا غور کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جب مومنوں سے خطاب کیا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے سے لے کر آج تک تا قیامت ﴿يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (اے ایمان والو!)اس بہترین لقب سے ایمان والے،ان کا نسب بھی تھا ان کے نام بھی تھے اور اس زمانے میں قومیت کا نعرہ بڑا بلند تھا لیکن کسی قومیت کے نعرے سے نہیں پکارا اللہ تعالیٰ نے اور نہ ہی ان کے ناموں سے پکارا بلکہ ﴿يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ ۔یہی وجہ ہے کہ جب ایمان مضبوط ہے تو پھر یہ مسلمان بھی مضبوط ہے اور جب یہ ایمان کمزور ہے تو یہ مسلمان بھی کمزور ہے۔اخلاص ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ اللہ تعالیٰ کے لیے میری ساری عبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے،میرا جینا اور مرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے کسی اور کے لیے نہیں، مخلوق میں سے کسی کے لیے نہیں ہے صرف ربّ العالمین کے لیے ہے۔ایک ربّ ہے اور دوسرا عالمین ہے، ساری کی ساری مخلوق عالمین میں ہے اور ان کا خالق ان کا مالک ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ ہے۔

یاد رکھیں اخلاص کے منافی صرف ریاکاری نہیں ہے۔بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اخلاص نے منافی ریاکاری ہے ہم تو الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہی عبادت کرتے ہیں۔جی ہاں! اخلاص کے منافی دو چیزیں ہیں،ایک تو ریاکاری ہے جسے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرک اصغر کے لفظ سے بیان فرمایا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ جب صحابہ رضی اللہ عنہم کی جماعت بیٹھی ہوئی تھی آپس میں کچھ باتیں کر رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا ہم آخرت کا ذکر کر رہے ہیں۔نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ" (سب سے زیادہ مجھے ڈر ہے تم لوگوں پر شرک اصغر کا)۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی،اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ شرک اصغر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "الرِّيَاءُ" (ریاکاری)۔

ریاکاری کا معنی یہ ہے کہ کوئی بھی عبادت آپ اللہ تعالیٰ کے سوا یعنی آپ عبادت تو اللہ تعالیٰ کے لیے کر رہے ہیں لیکن اس کا مقصد اور نیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے، کسی مخلوق سے آپ کو اچھے الفاظوں سے نوازا جائے آپ کی تعریف کی جائے اور آپ لوگوں کے سامنے اچھا بننے کے لیے تا کہ آپ لوگوں کا دھیان اور لوگوں کی نظریں اپنی طرف پھیر لیں تو یہ ریاکاری ہے۔اس سے بڑھ کر جو جرم ہے جو دوسری چیز ہے اخلاص کے منافی وہ ہے الشرک الاکبر۔یہ عبادت ساری کی ساری عالمین کے لیے ہے، کسی مخلوق کے لیے صرف کر دینا۔

نماز ہے، روزہ ہے، حج ہے، زکوٰۃ ہے، دعا ہے،، پکار ہے، قربانی ہے، نذر و نیاز ہے، جتنی بھی عبادات ہیں ان سب کا حق محض صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ ہم نماز صرف اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھتے ہیں، ہم نے روزہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے رکھا ہے، ہم نے عمرہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کیا ہے تو پھر ہماری دعائیں، ہمارے صدقات اور خیرات، ہماری قربانیاں، ہماری نذر و نیازیں یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے کیوں نہیں ہیں؟ پکارنے کے لیے اللہ بھی ہے علی ہے، قربانی کے لیے اللہ تعالیٰ بھی ہے ولی بھی ہے، یہ کیسے ممکن ہے؟! تو یہ اخلاص کے منافی ہے﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ کے خلاف ہے﴿لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ ربّ العالمین کے لیے نہیں ہے۔ چاہے شیاطین الانس اور جن دونوں مل کر وسوسے ڈالتے رہیں اور شکوک و شبہات پیدا کرتے رہیں ربّ العالمین دونوں ایک چیز نہیں ہیں بلکہ ایک ربّ ہے اور ایک عالمین ہے اور عبادات کا حق صرف ربّ کے لیے ہے عالمین کے لیے نہیں ہے ربّ العالمین کے لیے ہے۔

تو پہلی شرط ہے کسی بھی عبادت کی ''الاخلاص لله تعالىٰ'' (اللہ تعالیٰ کے لیے اخلاص)۔ اور جس نے اخلاص کا سبق رمضان سے نہیں سیکھا اس نے کچھ بھی نہیں سیکھا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں جس نے یہ ابھی تک نہیں جانا کہ دعا اور پکار کا حق دار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، قربانی اور نذر و نیاز کا حق دار صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے، یہ بھی عبادات ہیں جیسا کہ نماز عبادت ہے جیسا کہ روزہ عبادت ہے تو جسے ابھی تک اس فرق کا علم نہیں ہے اسے رمضان کا اجر و ثواب نہیں ملا محروم ہے وہ شخص چاہے سو سال اور روزے رکھ لے۔ جس نے اخلاص کو نہیں سمجھا اخلاص کی حقیقت کو نہیں سمجھا، توحید رمضان سے نہیں سیکھا وہ شخص تو وہ شخص محروم ہے۔ پہلی شرط ہے ہر عبادت کی ''الاخلاص لله تعالىٰ''۔

2۔ دوسری شرط ہے ''اتباع رسول الله صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وآلِهٖ وَسَلَّمَ'' (نبی کریم ﷺ کی اتباع)۔ ہم نماز پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے لیکن طریقہ کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ کا۔ اپنی مرضی سے میں نماز نہیں پڑھ سکتا آپ کی مرضی سے نماز نہیں پڑھ سکتا، فلان کی مرضی سے نماز نہیں پڑھ سکتا اور اگر میں نے اپنی مرضی یا آپ کی مرضی یا فلان کی مرضی سے نماز پڑھی تو پھر یہ نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔

نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں ''مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لیس علیه أمْرُنا هذا فهو رَدٌّ'' (جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے عمل کے مخالف ہے تو وہ عمل بھی مردود ہے اور وہ شخص بھی مردود ہے)۔ دین میں ہم کوئی بھی نئی چیز نہیں ایجاد کر سکتے ''مَنْ اَحْدَثَ فی أَمْرِنَا هٰذَامَا لَيْسَ مِنْه فَهُوَ رَدٌّ'' کوئی گنجائش نہیں ہے۔

یہ کامل دین ہے ناقص دین نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں کسی اور کے حوالے نہیں کیا کہ ہم اس دین کی تکمیل کرتے رہیں۔ یہ دین کامل ہے اور پیارے پیغمبر ﷺ کی زندگی میں ہی کامل ہو چکا:

﴿اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا﴾(المائدۃ:3)

کامل دین ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو اس دنیا سے نہیں اٹھایا جب تک کہ اس دین کو کامل نہیں کیا اپنی نعمت کو تمام نہیں کیا۔ سب سے بڑی نعمت یہ دین ہے، توحید ہے، اتباع سنت ہے اور اس نعمت کو تمام کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے پیغمبر ﷺ کو اس دنیا سے اٹھایا۔

اتباع سنت، ہم نے روزہ کیسے رکھا اپنی مرضی سے رکھا یا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر ﷺ کی مرضی سے رکھا؟ کس کی تعلیمات تھیں؟ اتباع سنت کی اہمیت اچھی طرح جان لیں کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی میں ایک شخص نبی کریم ﷺ کے سامنے آیا مسجد میں آکر نماز پڑھتا ہے، نماز پڑھنے کے بعد نبی کریم ﷺ سے مصافحہ کرتا ہے سلام کرتا ہے نبی کریم ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں اور فرماتے ہیں "ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ" (جاؤ واپس جاؤ تم نے نماز پڑھی ہی نہیں ہے)۔ وہ صحابی واپس چلے جاتے ہیں اور ادب دیکھیں یہ نہیں فرمایا کہ ابھی تو میں نے نماز پڑھی ہے شاید آپ نے دیکھا نہیں ہے۔ نہیں بلکہ ادب دیکھیں صحابہ رضی اللہ عنہم کا۔ میں نے نماز پڑھی ہے لیکن نماز میں کوئی کمی ضرور ہے تو دوبارہ گئے پھر نماز پڑھی پھر واپس آئے پھر سلام کیا پھر نبی کریم ﷺ نے سلام کا جواب دیا پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا (جاؤ واپس جاؤ تم نے نماز پڑھی ہی نہیں ہے)۔ تیسری مرتبہ، چوتھی مرتبہ میں جب نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا جاؤ دوبارہ نماز پڑھو تم نے نماز پڑھی ہی نہیں ہے تو صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں عرض کرتے ہیں "وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ" (اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے) "لَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ" (میں اس سے اچھی نماز پڑھ نہیں سکتا) "فَعَلِّمْنِي" (مجھے سمجھایئے مجھے سکھایئے مجھے تعلیم دیجیے کہ میں ٹھیک طریقے سے صحیح طریقے سے کیسے نماز پڑھوں)؟

اخلاص تو تھا ﴿یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا﴾ ایمان تو تھا لیکن اتباع رسول ﷺ میں کمی تھی۔ وہ صحابی نماز تو پڑھتے تھے لیکن تیزی سے پڑھتے تھے اطمینان نہیں تھا اس لیے اس حدیث میں "حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً، حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ، حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِساً" اطمینان کا لفظ بار بار آیا ہے۔ جب نبی کریم ﷺ نے نماز کا طریقہ سکھایا تو رحمت للعالمین ﷺ نے اطمینان کے لفظ پر زیادہ زور دیا۔ اطمینان سے نماز پڑھو کیوں کہ اطمینان رکن ہے نماز کا، نماز کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔

نماز کے ہم جانتے ہیں کہ کتنے ارکان ہیں؟ یہ تو ایک رکن تھا جس کی وجہ سے نماز ہوئی ہی نہیں تو ہماری نمازوں کا کیا حال ہے؟!

ایک مرتبہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ (یہ بھی صحیح بخاری کی روایت ہے پہلی کی طرح) ایک شخص کو دیکھتے ہیں نماز پڑھتے ہوئے۔ ذرا زمانہ دیکھیں کون سا ہے! بہترین زمانہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زمانہ اس زمانے میں ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (اگر تمہاری موت آجائے اور تم ایسی نماز پڑھتے رہے تو تمہاری موت اس فطرت پر نہ ہوگی جس فطرت پر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے)۔ یہ تم نے کون سی نماز پڑھی ہے مسلمان ایسے نماز پڑھتے ہیں؟

میرے بھائیو! آج ہماری نماز کا کیا حال ہے؟ یہی وجہ ہے کہ یا تو اخلاص نہیں ہے اگر اخلاص ہے تو اتباع سنت نہیں ہے یا دونوں نہیں ہیں اور جب دونوں ہوتے ہیں تو پھر نماز آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے اور دل میں راحت اور سکون پیدا کر دیتی ہے، کر کے دیکھ لیں۔

تو کوئی بھی عبادت ہو نماز کی میں نے ایک مثال دی ہے ہر عبادت کے ساتھ یہ تین چیزیں جڑی ہوئی ہیں:

1۔ عبادت کے بعد فوراً وہ مشقت اور تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

2۔ اس کا جو دنیاوی اللہ تعالیٰ نے خیر رکھا ہے وہ مل جاتا ہے، نماز کے ساتھ سکون آنکھوں کی ٹھنڈک۔

3۔ تیسری چیز کہ آخرت میں اس کا اجر باقی رہتا ہے اور آخرت میں جس چیز کا اجر باقی رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس دنیا میں بھی اس اجر میں سے کچھ حصہ دے دیتا ہے اور وہ حصہ ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق کہ یہ شخص اس عبادت میں اس خیر میں ہمیشہ کے لیے تیار رہے اور کوشش کرتا رہے یہ محض اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ہوتی ہے۔

رمضان گزر گیا لیکن رمضان کا اجر و ثواب ابھی باقی ہے۔ جو اجر و ثواب آخرت میں ہے وہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے "إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ"۔ روزے کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ آخرت میں کتنا ہے، جنت میں کون سے بلندی درجات ہیں، اللہ تعالیٰ کیا عطا فرمائے گا روزے داروں کو، یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن اس کا اثر جو اس دنیا میں ہمیں ملا ہے جو باقی ہے وہ ہماری زندگی کا کردار ہے۔ میرا کردار کیسا ہے رمضان کے بعد؟ آپ کا کیسا ہے؟ فلاں کا کیسا ہے؟ میں اپنی بات کرتا ہوں اس رمضان کے بعد میرے اندر کیا تبدیلی آئی ہے؟ وہ کون سی عبادت ہے جو میں رمضان میں کرتا تھا، ابھی بھی میں وہی کر رہا ہوں اور میرا دل اس سے جڑتا جا رہا ہے محبت بڑھتی جا رہی ہے؟

اخلاص اگر رمضان میں تھا ابھی اخلاص اگر باقی ہے تو یاد رکھیں ابھی رمضان کا اجر باقی ہے ضائع نہیں کیا ابھی ہم نے۔ اتباع سنت اگر رمضان میں تھی اور ابھی باقی ہے تو رمضان کا اجر بھی ابھی باقی ہے۔ اگر صلاۃ التراویح (قیام کی نماز) میں پڑھتا تھا ابھی بھی پڑھتا ہوں، صلاۃ القیام (تہجد) پورے سال میں آپ پڑھتے ہیں تو یاد رکھیں کہ ابھی رمضان کا اجر باقی ہے۔ روزے میں نے رکھے رمضان کے فرض روزے ابھی چھ روزے شوال کے باقی ہیں اللہ تعالیٰ جسے توفیق دے ان چھ روزوں کو رکھنے کی تو وہ شخص جان لے کہ ابھی رمضان کا اجر باقی ہے ابھی اجر ضائع نہیں ہوا۔ اور سب کو توفیق نہیں ہوتی یاد رکھیں بلکہ توفیق اسے ہوتی ہے جس کے رمضان کا اجر ابھی باقی ہے، جس نے زکوۃ الفطر نکالی ہے زکوۃ الفطر دی ہے یا زکوۃ الاموال (اپنے مال سے زکوۃ) نکالی ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ ابھی بھی توفیق دیتا ہے وہ ابھی بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرتا ہے، فقیروں کو ابھی بھی دیتا ہے جتنی اللہ تعالیٰ نے اسے وسعت دی ہے تو یاد رکھیں ابھی رمضان کا اجر باقی ہے۔

یہ تو وہ لوگ ہیں جو اچھے ہیں جن کو رمضان کا اجر ملا تھا اور ابھی کچھ باقی رہا ہے لیکن بعض لوگ ایسے بھی تو تھے ناں کہ رمضان آیا اور چلا گیا۔ نہ رمضان میں کوئی اجر تو باقی رہے گا کیا؟ وہ لوگ مایوس نہ ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت بہت وسیع ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں۔ جس نے رمضان کے مہینے کو گنوا دیا، اس کا رمضان آیا وہ صرف روزہ رکھتا تھا اور روزے کے علاوہ اس نے کچھ کیا ہی نہیں ہے اور روزہ بھی اس لیے رکھا کیوں کہ لوگ روزہ رکھتے ہیں تو ایک عادت کے طور پر روزے کو رکھا ہے، روزے سے اسے کیا ملا؟ اس کی زندگی میں کوئی فرق پڑا رمضان سے پہلے یا آج رمضان کے بعد اسے کچھ خبر ہی نہیں ہے کچھ پتہ ہی نہیں ہے۔ وہ روزہ رکھ کر سو جاتا تھا، نمازیں دل کبھی کرتا تھا تو پڑھتا تھا لیکن روزہ رکھا ہوا ہے ناں۔ کیا یہ مشقت کافی نہیں ہے؟ ابھی نماز بھی پڑھنی ہے اس کے لیے بھی جاگنا ہے پھر تراویح کا بوجھ بھی سر پر ہے، نہیں یہ کام ہم سے نہیں ہوتا۔

تعجب کی بات نہیں ہے ایسے لوگ ہیں عجب ہے واللہ! سید المرسلین ﷺ کے امتی ہو کر، نام پوچھیں تو احمد ہے، محمد ہے، خالد ہے، عبداللہ ہے، پیارے نام ہیں اور عمل دیکھیں "حي على الصلاة، حي على الفلاح" نہیں آتے اللہ تعالیٰ کے گھر۔ نہ رمضان سے پہلے آتے تھے نہ رمضان میں آئے ہیں اور نہ اب رمضان کے بعد آرہے ہیں! کیسی زندگی گزار رہے ہیں یہ لوگ؟ بے نمازی دیکھیں اس کی زندگی کیا ہے؟ وہ اللہ کی قسم کھا رہا ہوں کہ وہ اپنی زندگی سے خوش نہیں ہے تنگ ہے اس کا سینہ بے سکونی ہے اگر پوری دنیا اس کے قدموں میں رکھ دی جائے تب بھی اسے سکون نہیں ملتا کیوں کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے منہ موڑا ہوا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ بعض ایسے بے نمازی ہیں جو خوش ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں یہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں جن کا سینہ تنگ ہے۔ جس کا سینہ تنگ ہے وہ اس سینے کی تنگی کی وجہ سے کل نماز ضرور پڑھے گا لیکن جس کا سینہ کبھی تنگ نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ ایسا ہی رہے کبھی توبہ کرنے کی توفیق اسے نہ ہو اور اللہ تعالیٰ ایسے ہی اس کی روح قبض کر لے اور اپنے ربّ کے سامنے وہ ایسے بے نمازی ہی کھڑا ہو کفر کی حالت میں۔﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ﴾(الرعد:28)اور نماز سے بڑھ کر کیا ذکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس میں قرآن مجید کا تلاوت ہے اللہ تعالیٰ کے کلام کی تلاوت ہے، دلوں کو ہلا دینے والا اللہ تعالیٰ کا کلام ہم وہ پڑھتے ہیں نماز میں تکبیر ہے، تسبیح ہے، تحمید ہے، کلمہ شہادت ہے وہ کون ساذ کر خیر ہے جو نماز میں نہیں ہے پھر بھی بے نمازی ہے اللہ تعالیٰ کے گھر کی طرف رخ نہیں کرتا!

وقت کتنا لگتا ہے اس کا؟ چوبیس گھنٹوں میں سے اگر وہ فرض نماز بھی پڑھ لے باجماعت اور سنت بھی پڑھی اس فرض نماز کے ساتھ تو ایک گھنٹہ لگتا ہے۔ پانچ نمازوں میں تئیس گھنٹے تمہارے لیے ہیں اور ایک گھنٹہ تمہارے ربّ کے لیے ہے وہ بھی تمہارے پاس نہیں ہے۔ کہاں سے برکت آئے گی؟ اس زندگی میں کہاں سے خیر آئے گی؟

تو دوسری قسم کے یہ جو لوگ ہیں ابھی وقت ہے، رمضان چلا گیا لیکن رمضان کا ربّ ہے اور ہمیشہ رہے گا اور ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ نے جب اپنا تعارف کروایا ہے قرآن مجید میں تو اپنے تعارف کی ابتداء ان الفاظوں سے بیان فرمائی ہے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ① الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ② مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾(الفاتحہ:1-3)

ربّ العالمین الرحمٰن الرحیم ہے رحم کرنے والا ہے رحمٰن کی رحمت بہت وسیع ہے۔ رحمٰن کی رحمت سے کافر بھی فائدہ اٹھا رہا ہے اللہ تعالیٰ نے کافروں پر بھی رحم کیا ہوا ہے ارے تم تو پھر بھی مسلمان ہو، غلطی کر بیٹھے ہو واپسی کے دروازے بند نہیں ہیں یاد رکھو کیوں کہ وہ رحمٰن ہے۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور توبہ کا دروازہ تب بند ہوتا ہے جب یہ روح نکلتی ہے۔ جب یہ روح حلق تک پہنچے گی ناں﴿اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ﴾(الواقعة:83)اور اب یقین ہو جائے گا کہ اس دنیا سے جانے کا وقت آیا ہے تب انسان توبہ ضرور کرتا ہے لیکن توبہ کا وقت ختم ہو چکا ہوتا ہے۔ اور جب سورج مغرب سے نکلے گا تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾(الزمر:53)

(اے میرے بندے!)۔ میرے ہی بندے ہو تم، جہاں بھی جاؤ جو بھی کرو میرے ہی بندے ہو میں نے تمہیں پیدا کیا ہے میرے سوا تمہارا ہے ہی کون؟ میرے بندے! جنہوں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہوا ہے اسراف کیا ہوا ہے نافرمانی پر نافرمانی:

﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾(اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہو)

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾(اللہ تعالیٰ سارے کے سارے گناہ معاف کر دیتا ہے (بشرطیکہ مغفرت کے طالب توبنو توبہ توکرو))۔

آپ جانتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں (رات کو اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گناہ گار توبہ کر لے اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گناہ گار توبہ کر لے)۔ تو ہم توبہ کرنے والے ہیں؟ یہ نہ سوچیں کہ میرے گناہ اتنے زیادہ ہیں اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا ﴿اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾۔

ایک شخص نے ننانوے(99) قتل کیے پھر سو(100) پورا کیا جب توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بھی معاف کر دیا۔ سو لوگوں کے قاتل کی توبہ! اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا، جب اس نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔

ایک شخص نے اسلام قبول کیا اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو گیا اور شام کی طرف چلا گیا۔ اسے پھر سوچ آئی کہ ارے میں اتنا بڑا گناہ کر بیٹھا! اس شخص نے پھر نبی کریم ﷺ کو خط لکھا کہ میں واپس اسلام میں آنا چاہتا ہوں میری کوئی توبہ بھی ہے؟ جواب اللہ تعالیٰ نے ساتویں آسمان کے اوپر سے دیا اس آیت کو نازل فرمایا ﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ﴾(اے میرے بندے! جنہوں نے اپنے نفس پر اسراف کیا ہے ظلم کیا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہونا)۔ توبہ کی تو کفر بھی معاف ہو گیا۔

ہمارے گناہ کتنے ہیں؟ سو قتل کیے ہوئے ہیں، کفر کیا ہوا ہے، شرک اکبر کیا ہوا ہے، توبہ کی سارے گناہ معاف کر دیئے اللہ تعالیٰ نے۔ لیکن توبہ صرف زبان سے نہیں کی جاتی یاد رکھیں بلکہ توبہ کی شرطیں ہیں:

1۔ اخلاص اللہ تعالیٰ کے لیے کہ توبہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے کر رہا ہوں لوگوں کے دکھاوے کے لیے نہیں، صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے۔

2۔ ندامت، دل میں ندامت کہ میں نے واقعی بُرا کیا، میں بے نمازی ہوں میں بُرا ہوں میں نے بُرا کیا ہوا ہے۔ میں جھوٹ بولتا ہوں میں بُرا ہوں، میں غیبت کرتا ہوں میں چغل خور ہوں میں بُرا ہوں میں بُرائی کر رہا ہوں میں نادم ہوں اس چیز پر۔ اس کا اقرار کرنا لیکن لوگوں کے سامنے نہیں بلکہ اپنے دل میں۔

3۔ اس گناہ سے فوراً رک جانا یہ نہیں ہے کہ توبہ بھی کی جا رہی ہے زبان سے اور گناہ کا ارتکاب بھی کیا جا رہا ہے، نہیں بلکہ فوراً رک جانا۔

4۔ یہ عزم کر لینا یہ عہد کر لینا کہ یہ گناہ دوبارہ نہیں کروں گا میں۔ آج عہد کر رہے ہو عزم کر رہے ہو کوشش کرتے رہو اگر دوبارہ ہو گیا پھر توبہ کر لو لیکن یہ عہد کرنا ہے کہ میں کروں گا نہیں۔ آپ سچے دل سے اخلاص نیت کے ساتھ یہ عہد کر کے دیکھیں ان شاءاللہ اللہ تعالیٰ آپ کو گناہوں سے محفوظ کرے گا۔

5۔ توبہ توبہ کے وقت کے اندر کی جاتی ہے بعد میں کوئی فائدہ نہیں ہے اور میں نے دو وقت بتائے ہیں۔ ایک تو خاص وقت ہے ہر انسان کے لیے جب اس کی روح حلق تک پہنچتی ہے دروازہ بند ہو گیا اور دوسرا عام وقت ہے سب کے لیے جب سورج مغرب سے نکلے گا پھر توبہ کا دروازہ بند ہے۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ سورج مغرب سے نکلے گا تو دنیا فنا ہو جائے گی۔ نہیں بلکہ سورج مغرب سے نکلے گا کچھ عرصے کے لیے اس دنیا میں تبدیلی آئے گی پھر وہی نظام واپس آ جائے گا۔ یعنی یہ قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ہے سورج کا مغرب سے نکلنا اور پھر چند نشانیاں اور رہ جائیں گی پھر صور پھونکا جائے گا پھر دنیا فنا ہو جائے گی۔ لیکن اس کے بعد جو لوگ رہیں گے وہ بدترین لوگ ہوں گے جن کی توبہ بھی قبول نہیں ہو گی اور قیامت ان ہی لوگوں پر آئے گی یاد رکھیں۔

6۔ چھٹی شرط ہے کہ اگر کسی کا حق چھینا ہے، کسی پر ظلم کیا ہے تو اس کا حق واپس کرو اور اس سے معافی مانگ لو۔

یہ توبہ کی شرطیں ہیں۔ وہ شخص زندہ ہے اس کا مال لوٹا ہے تو مال واپس کرو، وہ مر گیا ہے تو اس کے ورثاء کو واپس کر دو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کر دے اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا اس اخلاص کو دیکھ کر۔

میرے بھائی دونوں صورتوں میں رمضان کے بعد رمضان کا اجر باقی ہے اور ان لوگوں کے لیے اجر یہ ہے کہ وہ توبہ کر لیں۔ ہم سب گناہ گار ہیں رمضان میں بھی غلطیاں کرتے تھے رمضان سے پہلے بھی کرتے تھے اور اب رمضان کے بعد بھی کر رہے ہیں لیکن وہ کریم ہے رحمٰن رحیم ہے۔

نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں حدیث قدسی میں "يَا ابْنَ آدَمَ! إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيتَنِي لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً" (اے آدم کی اولاد! اگر تم میرے سامنے آؤ اس حالت میں کہ تم اس زمین کی ریت کے ذرّوں کے برابر گناہ لے کر آئے ہو)۔ ذرا غور کریں لیکن اس حالت میں آئے ہو "لَا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا" (تم نے کبھی شرک نہیں کیا) "لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً" (اتنی ہی میں تمہاری مغفرت کر دوں)۔ زمین کی ریت کے ذرّوں کے برابر تمہاری مغفرت کر دوں! سبحان اللہ۔

تو ہم کیسے ہیں! ہمارا ربّ تو ایسا ہے لیکن ہم کیسے ہیں! کیا ہمارے دل پتھر ہو چکے ہیں یا پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو چکے ہیں؟ کوئی مسئلہ تو ہے ناں۔ ایک قوم ہے اس دنیا میں، تھی اور موجود بھی ہے ان کے دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں۔

﴿ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً﴾(البقرة:74)

(ان کے دل سخت ہوئے پس وہ پتھروں کی طرح سخت ہیں یا ان سے بھی زیادہ سخت)

پتھر سے بھی زیادہ سخت دل کبھی تصور کیا ہے؟! اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے کہیں ہم ان ہی میں سے تو نہیں ہیں! دل کے معاملے کی بات میں کر رہا ہوں کہ بنی اسرائیل، یہودیوں کے دل اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں سورۃ البقرۃ میں کہ ان کے دل پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہیں نافرمانی پر نافرمانی، نافرمانی پر نافرمانی۔

﴿وَاِنْ تَتَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُوْنُوْٓا اَمْثَالَكُمْ﴾(محمد:38)

(اگر تم موڑو گے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی فرق نہیں پڑتا کوئی اور قوم لے کر آئے گا لیکن وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے)

بنی اسرائیل کی replacement ہوئی تبدیلی ہوئی امت محمد ﷺ آ گئی ہے "خیر الأمم" سب سے بہترین امت، سب سے بہترین نبی کی امت۔ لیکن اس امت کے دلوں کا حال کیا ہے؟ کہیں ہمارے دلوں پر بھی نافرمانی کے پردے سخت ہوتے ہوتے پتھر تو نہیں بن گئے ہمارے دل؟ نہ رمضان میں کوئی فرق پڑا نہ رمضان سے پہلے کوئی فرق تھا اور نہ اب رمضان کے بعد کوئی فرق پڑ رہا ہے، کبھی تو فرق ہونا چاہیے ناں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ امت محمد ﷺ میں ابھی خیر باقی ہے دل میں پردے ضرور ہیں نافرمان ضرور ہیں لیکن دل ہے تو سہی اور جس کا دل دھڑک رہا ہے اور وہ اچھی بات سنتا بھی ہے تھوڑا سا غور و فکر کرتا بھی ہے اور نافرمانی بھی کرتا رہتا ہے لیکن یہ دھڑکتا ہوا دل، یہ سنتا سمجھتا ہوا دل ان پردوں کے ساتھ رہ نہیں سکتا بشرطیکہ خیر کی بات سنتا رہے اور غور و فکر کرتا رہے۔ جو سنتے ہیں اور غور و فکر نہیں کرتے تو پھر کوئی فائدہ نہیں ہے تو سننا بھی شرط ہے اور غور و فکر کرنا بھی شرط ہے خاص طور پر رات کی تاریکی میں۔

جب اکیلے ہوں اور کوئی بھی نہ ہو اپنا محاسبہ ذرا کریں اور اپنے آپ کو تصور کریں کہ میں پل صراط کے اوپر ہوں میں میدان محشر میں ہوں، میرا حساب ہو رہا ہے آج کے دن میں نے کیا کیا؟ اگر آج یہ دھڑکتا ہوا دل جو خیر کی بات سن رہا ہے اپنا محاسبہ آج کرتا ہے تو اس حساب کل آسان ہو گا اور اگر آج اپنا حساب نہیں کرتا خود تو واللہ! اس کا حساب بہت مشکل ہو گا۔ حساب ہم سب نے دینا ہے "من غیر ترجمان" (بغیر ترجمان کے)۔ تصور کرے یہ انسان کہ نامہ اعمال ملا تو کس ہاتھ میں ملے گا؟ میں اس لائق ہوں کہ دائیں ہاتھ میں ملے گا یا بائیں ہاتھ میں ملے گا؟ ذرا سوچیں اور سمجھیں کہ اس نامہ اعمال میں ہو گا کیا؟

﴿مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰىهَا ۚ﴾(الکھف:49)

(ارے یہ کیسی کتاب ہے چھوٹی بڑی بات اس میں سب کچھ موجود ہے کوئی چیز چھوڑی نہیں)

وہ کون سی چھوٹی چیزیں ہیں جو میں کر رہا ہوں؟ وہ کون سی بڑی چیزیں ہیں جو میں کر رہا ہوں یا میں کر چکا ہوں؟ میرے بھائی توبہ کی صاف ہو گئے اور توبہ نہیں کی تو وہ باقی ہیں۔ یہ نہ کہنا کہ میں کل توبہ کروں گا کیوں کہ آپ کو نہیں پتہ کہ کل آپ دیکھ سکتے ہیں یا نہیں، مجھے بھی نہیں پتہ۔ یہ محض شیطان کا بہکاوا ہے کہ یہ زندگی پڑی ہے ابھی کھاؤ پیو موج مناؤ، چار دن کی دنیا ہے موت آنے والی ہے بس دنیا میں موج کرو۔

پتہ نہیں کون سی موج مستی ہے دنیا میں جو تمہیں ربّ سے دور کر دیتی ہے اور کیا زندگی ہے تمہاری اپنے ربّ سے دور ہو کر تم سانس لے رہے ہو تمہیں شرم نہیں آتی، تمہارا دل دھڑک رہا ہے تمہیں شرم نہیں آتی، اپنے ربّ کو ناراض کر کے تم خوش ہو تمہیں شرم نہیں آتی، عجب سی بات ہے!

اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توبہ کی توفیق دے، ہمارے گناہوں کی مغفرت کر دے اور ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر عمل کرنے اور سلف صالحین کے روشن منہج کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے توفیق عطا فرمائے، آمین۔

"وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَبَارِكْ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ"

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (125: رمضان کے بعد ابھی رمضان کا اجر باقی ہے۔) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio